



## سوال

(61) اس مال کے بارے میں حکم جسے کسی بدعت کے کام میں خرچ کرنے کی وصیت کی گئی ہو

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں نے حرم مدنی میں کسی طالب علم سے یہ سنا ہے کہ شرعاً یہ جائز نہیں ہے کہ کسی شخص سے اجرت پر میت کے لئے قرآن پڑھایا جائے، بعض علاقوں میں چونکہ اس کا رواج ہے تو سوال یہ ہے کہ اس مال کے بارے میں کیا کیا جائے، جس کے متعلق میت نے یہ وصیت کی ہو کہ یہ اس کی طرف سے قرآن خوانی پر خرچ کیا جائے؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

کسی شخص کی وصیت پر عمل کرتے ہوئے اجرت پر قرآن خوانی کرنا بدعت ہے لہذا یہ ناجائز اور غلط ہے کیونکہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے:

((من عمل عملاً لیس علیہ أمرنا فورد)) (صحیح مسلم)

”جو شخص ایسا عمل کرے جس کے بارے میں ہمارا حکم نہیں ہے تو وہ عمل مردود ہے۔“

رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے:

((من أحدث فی أمرنا ما لیس منہ فورد)) (صحیح البخاری)

”جو ہمارے اس دین میں کوئی ایسی بات لے جاد کرے جو اس میں سے نہ ہو تو وہ مردود ہے۔“

میت نے قرآن پڑھنے والے کو بطور اجرت دینے کے لئے جس مال کے بارے میں وصیت کی ہو تو اسے نیکی کے کاموں میں صرف کر دیا جائے، اس کی اولاد اگر فقیر ہو تو بقدر ضرورت ان پر خرچ کر دیا جائے، اسی طرح قرآن مجید اور دینی علم کے ضرورت مند طلبہ پر خرچ کر دیا جائے کہ یہ لوگ اس مال کے زیادہ مستحق ہیں، اسی طرح اسے دیگر نیک کاموں میں بھی خرچ کیا جاسکتا ہے۔

ھذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب



مجلس البحث والدراسات  
محدث فتاویٰ  
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

## فتاویٰ اسلامیہ

ج 3 ص 59

محدث فتویٰ